تو پاک باش برادر مدار از کس باک

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۷

اخبار الحکم

نمبر ۱۵ قادیان دارالامن والامان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۹۹ء جلد ۳

ایڈیٹوریل جملے

دین کا خلاصہ کیا ہے

تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی سچی فرمانبرداری اور حقیقی اطاعت کی آرزو ہو تو اسکو شفقت علی خلق اللہ سے شروع کرو اسکا سچی اور کامل عظمت الٰہی ہے اس وقت کے مروجہ مذاہب میں ان امور کا ذرہ کا پتہ چلانا مشکل ہے آریہ جو خدا کو خالق اور نجات دہندہ نہیں مانتا بلکہ مالک رازق عالم کل کچھ بھی نہیں مانتا کیونکہ خدا تعالیٰ کو خالق نہ ماننے کا یہ لازمی نتیجہ ہے پھر وہ **عظمت الٰہی** کے اصول کا قائل اگر اپنے تئیں بتلاتا ہے تو یہ بناوٹی ہے۔

اور جب کہ وہ خوشی و رنج افلاس و تمول کو تناسخ کے نتائج قرار دیتا ہے کیا پھر وہ شفقت علی خلق اللہ کا مبارک اور پاک اصول مان سکتا ہے؟؟؟ ہرگز نہیں بلکہ اگر عملی طور پر اسپر عمل کرنا چاہے اور قابل رحم لوگوں کو کچھ دے تو وہ خدا تعالیٰ کے آئین میں دخل انداز ہے کیونکہ خدا نے تو اسکو اس کے اعمال بد کی وجہ سے مفلس کیا ہے اور یہ خیرات دیکر اسے اس سزا سے بچانا چاہتا ہے۔

کفارہ کا مسئلہ ماننے والا انسان کیونکر ان دونو گولڈن رولز کی پابندی کر سکتا ہے۔

جب ایک کھاتا پیتا محتاج انسان خدا ہو سکتا ہے تو عظمت الٰہی کہاں؟ ایک بے گناہ جب گنہگاروں کے بدلے مر سکتا ہے تو نیک اعمال اور اخلاق فاضلہ کے حصول کی ضرورت ہی کیا ہے؟

پھر یہ اسلام کا فخر ہے کہ شروع سے لیکر آخر تک اس نے ان دو اصول کی تعلیم دیکر عمل کے طریق بتلائے سو کیا مختصر الفاظ میں

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

لاجبر ولاقدر

اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ مسلمان لوگ تقدیر الٰہی کے بھی قائل ہیں اور اسباب کے بھی مقر ہیں کہ ہر سے اعمال کی سزا ملے گی جب آدمی مجبور ہوا تو سزا کے کیا معنی یہ تو ایک قسم کا ظلم ہے؟؟؟ عزیزو اسلام کا یہ منشا ہی نہیں اسلام نہ آدمی کو مجبور قرار دیتا ہے نہ اس قسم کا قدری بناتا ہے جو نادان سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فطرت انسانی پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ بعض قوتیں انسان کی اپنے حیطۂ اقتدار میں ہیں جیسے ہاتھ سے کام لینا۔ یا زبان سے بولنا وغیرہ اور بعض قویٰ ایسے ہیں کہ ان پر اسکا کچھ قبض و دخل نہیں جیسے زبان میں ذائقہ کی قوت جوارح انسانی کا نمو وغیرہ۔ پس جو قویٰ اس کے قبضہ اختیار اور اقتدار سے باہر ہیں ان پر شریعت اسلام کا فتویٰ نہیں ہاں جو اس کے تابع ارادہ میں ان پر شریعت کا فتویٰ ہے اب بتلاؤ کہ اسلام کا کیا پاک اصول ہے کیا اسپر کوئی اعتراض کر سکتا ہے؟ اور جو یہ کہا جاتا ہے وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی نادان اتنا نہیں سوچتے کہ اسلام کے ہدایت نامہ میں جسے القرآن کہتے ہیں ایسے الفاظ کا استعمال ہی نہیں کیا۔ علاوہ ازیں انسان دکھ اٹھاتا ہے اپنی کرتوتوں کی وجہ سے دیکھو ملت اسلام کا باپ ابراھیم حنیف علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کہتا ہے وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ ہاں جو حدیث شریف میں بالقدر خیرہ وشرہ کے الفاظ آتے ہیں وہ بالکل سچے ہیں علوم حقہ کے نتائج کا واقف اور ماہر کامل تو وہی ذات پاک ہی ہو سکتا ہے کیونکہ بچھو اور سانپ کے کاٹنے کے نتائج کا مقتضا

استغفار قرب الٰہی کا باعث ہے

ہمارے امام الزمان علیہ الرحمٰن کو ۲۳ اپریل ۱۹۱۹ء کی صبح کو فرماتے ہوئے بطور سنا کہ رہے تھے استغفار قرب الٰہی کا باعث ہو اس کے معنی ہیں دعا مانگنے کی درخواست کر جسکو ڈرانے والے کے قرب ہی میں ہوگا تو ڈانپا جائے گا " پس کون ہے جو قرب الٰہی نہیں چاہتا یقیناً ہر شخص کو اس کی از حد ضرورت ہے۔ پھر ہم یہ نسخہ کیوں نہ استعمال کریں ہوتے اس کیطرف بجا توجہ کر لو کہ اندرونہ کی بیماریاں صاف ہو جاویں۔ اور قرب الٰہی کے سامان میسر ہوں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

معراج چاہتے ہو تو فدیہ دو

یہ ایک عام قانون ہے کہ ہر ایک عمل وثمر کے لئے گویا تاوان یا فدیہ کا قائمقام ہوتا ہے۔ اور دنیا کا عام رواج ایسا ہے کہ کسی دلیل اور ثبوت کا محتاج نہیں۔ پھر قربانی پر کیا اعتراض۔ روحانی معراج چاہتے ہو تو اندرونی کمزوریوں کو ذبح کر ڈالو ریا۔ بغض۔ حسد۔ غیبت چھوڑ دو۔ اخلاص محبت۔ اور پردہ پوشی کی عادت خود پیدا ہو جائیگی بدترین خصلتوں کو قربان کرو۔ اخلاق فاضلہ کی ہستی اسی میں ہے۔ کمالات حاصل کرنا چاہتے ہو تو ذلیل بنانے والی باتوں کو ترک کردو۔

عشاء کے بعد بیہودہ باتیں نہ کرو۔

ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور قول سے ثابت ہوتا ہے کہ عشاء کے بعد زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ ہمارے خیال میں دینی تذکرے اور مشغلے تو اچھے ہیں لیکن منصوبہ بازیاں۔ دنیوی جھگڑے اور ادھر ادھر کی خرافات اور پیچ ایسی پر برا اثر ڈالتی ہیں کہا جاتا ہے کہ اہل عرب ایام جاہلیت میں منصوبہ بازیاں رات ہی کو کیا کرتے تھے اور اس لئے بیٹھنوں کے معنے برے مشورہ کے کرتے ہیں۔ مشورہ تو برا نہیں بلکہ ایک شخص جو نیز ہو لیکن کسی کی برائی اور بدگوئی کی تجویزیں یا واقعی فضول بکنے اور جھگڑے مومنوں کا کام نہیں ہوتا۔ رات کو زیادہ باتوں سے کیوں روکا ؟ اس لئے کہ عموماً عذاب اور خدا تعالیٰ کا قہر رات ہی کو آتا ہے۔ جب دنیا پر تاریکی چھا جاوے تو ایک صورت سے وہ خود غضب الٰہی ہوتا ہے گو خدا کے ہر فعل میں رحم ہوتا ہے اس لئے وہ وقت توبہ و استغفار اور خشیت الٰہی کا ہونا چاہیئے نہ بری تجویزوں اور گندے منصوبوں کا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا تک ہمکو اور ہمارے پڑھنے والوں کو توفیق دے کہ ہم دنیوی مشاغل اور امور دن ہی کو کریں اور رات کو برے مشورے تو کجا دنیوی امور کیطرف توجہ بھی نہ کریں۔

اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ

حضرت مولنا مولوی نورالدین صاحب سے ایک دوست نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں آپ نے فرمایا بلکہ لکھدیا۔

جب کہ تقویٰ اسی ایسی چیز ہے جس سے علوم حاصل ہوتے ہیں مولا فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ

تقوے کے باعث تنگی سے مخرج ملتا ہے

اور تقویٰ رزق کا ذریعہ ہے

(۲) مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا۔

(۳) وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

تقویٰ ہی سے دشمن ہلاک ہوتے ہیں حضرت رب العالمین کا ارشاد ہے (۴) اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔

تقویٰ اسی سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خاص معیت حاصل ہوتی ہے (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

تقویٰ سے انسان مولیٰ کا محبوب بنتا ہے قرآن مجید میں ہے فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۔

تقوے کے باعث متقی کے واسطے اللہ ہی متکفل ہو جاتا ہے (۶) وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ

پھر متقی ہو۔

اور تقویٰ نام ہے اعتقادات صحیحہ اقوال صادقہ اعمال صالحہ علوم حقہ اخلاق فاضلہ ہمت بلند شجاعت استقلال عفت حلم قناعت صبر حسن ظن بالله تواضع صادقوں کے ساتھ ہونے کا

فَاُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ۔

برادری کے حقوق

مصری اخبار (المنار) نے حقوق برادری کے عنوان سے لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں وہ برتن کیا ہیں لوگوں کے دل ہیں۔ ان برتنوں میں سب سے پسندیدہ برتن خدا کے نزدیک وہ ہی ہے جو سب سے مصفا اور دلدار اور نرم ہے۔ مصفا یعنی پاک ہے یہ مطلب ہے کہ دل پاک از گناہ ہو اور دلدار سے مراد یہ ہے کہ اسکو دین میں صلابت حاصل ہو اور نرم سے مراد کہ بھائی مسلمانوں پر شفیق اور اُن کا ہمدرد ہو بہرحال ہر شخص کو ضرور ہے کہ اپنی حاجت اور اپنے بھائی کی حاجت میں کوئی فرق نہ کرے جیسے وہ اپنے ذاتی کاموں اور مشغلوں سے کبھی غفلت نہیں کر سکتا اسی طرح اپنے بھائی کے کاموں اور حاجتوں سے غفلت نہ کرکے ہمیشہ اُس کی تلاش میں رہے خدا تعالیٰ مومنوں کو رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ فرماتا ہے۔ یعنی آپس میں ہمدردی کرنے والے۔

اقتصاد

اُسی اخبار میں اقتصاد کے عنوان سے لکھا ہے کہ اسلامی فضائل اور دینی بزرگیوں سے میانہ روی ایک بھاری فضیلت اور کار آمد بزرگی تھی جسکو اہل اسلام نے یک قلم چھوڑ دیا ہے اہل یورپ ہیں کہ آئے دن میانہ روی کو عمل میں لاتے ہیں اور اُسکی طرف توجہ کامل رکھتے ہیں انھوں نے خاص کر اسباب میں کتابیں تصنیف کی ہیں اور مدارس میں اُن کی تعلیم جاری کر دی ہے کیونکہ تمدن کا دار و مدار اسی پر ہے مگر ہم اپنے بیان کے اثروں کو یا تو سفیہ یعنی بیوقوفی کے ساتھ

بے محل روپیہ ضائع کرنے والے دیکھتے ہیں یا شیخ مفتریعنی بخیل بے محل پر بھی روپیہ کام میں نہ لانے والے ہمارا اپنا تو یہ اعتقاد ہے کہ بے محل روپیہ ضائع کرنا ہماری قوم کا عام شعار ہو گیا ہے نہ امیر اس سے بچا ہے نہ فقیر ہم لوگ دینی تعلیمات کو چھوڑ کر ایسے امور میں محض خطابیات یعنی قوم کی من گھڑت پر عمل کرتے ہیں مثلاً اس کلیہ پر کہ **الفق ما فی الجیب یأتیک ما فی الغیب** یعنی جو کچھ جیب میں ہے اسکو خرچ کر دے غیب سے تجھکو ملجاویگا جو لوگ احکام دینی کے پابند نہیں ہیں ان کے خیال صحیح نہیں ہوتے انکا قول و فعل سب مجنونانہ ہے قابل سند نہیں نہ بے محل روپیہ ضائع کرنا اور موقع پر خرچ نہ کرنا دونو میانہ روی سے دور ہے سیدی **احمد** فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے طریقہ کی بنا تین چیزوں پر ہے **لا تسئل ولا ترد ولا تدخر** یعنی لوگوں سے نہیں مانگنا ہے ملنے لگیا تو اسے رد بھی نہیں کرتا اور بیموقع روپیہ کو روکتا بھی نہیں۔

خطبہ

(موعظت)

جو مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو پڑھا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ جب ابراہیم کا اس کے رب نے کچھ باتوں میں امتحان لیا ان باتوں کو ابراہیم نے پورا کیا یعنی ابراہیم اس امتحان میں پورا نکلا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تجھے ابد الآباد کے لئے کل دنیا کا **نمونہ** بناؤنگا۔ ابراہیم نے کہا کہ کیا میری اولاد میں سے بھی ایسے ہونگے خدا نے فرمایا ہاں مگر ظالموں سے میرا اقرار نہیں

اس آیت پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ماموروں کے لئے **ابراہیم علیہ السلام** کو ایک نمونہ بنایا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی چال ایک مامور کے دعویٰ کی صداقت اور پرکھنے کے لئے ایک محک اور معیار ہوگی۔

ہر دعویٰ کرنے والے کے لئے دیکھا جاویگا کہ وہ ابراہیم کے نقش قدم پر کہاں تک چلا ہے اسکو صاف لفظوں میں یوں کہو کہ **امام** اور **مامور** وہی ہوگا جو ابراہیم کی چال چلیگا۔

یہ بات خوب یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے جو بستاذ اصلاح خلق کے لئے مامور ہو کر آتا ہے اسکو بھی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جیسا ابراہیم علیہ السلام کو کرنی پڑیں۔ ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں اپنے اندر ایک کمال رکھتی ہیں اور کتاب اللہ میں ان قربانیوں کی مدح ہے۔

ابراہیمؑ کو کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑی تھیں اور وہ قربانیاں چار مختلف قسموں میں ہو سکتی ہیں اولاً سب سے بڑی اور زبردست قربانی یہ ہے کہ ایک شخص اپنی قوم۔ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے باواز بلند یہ کہے

اِنِّیْ بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں اور تم سے بے تعلق ہوں۔ انسانی فطرت پر غور کرنے کے بعد یہ ماننا پڑتا ہے کہ فوق العادۃ قوت کے ساتھ یہ روحانی اور پر ہیبت الفاظ اللہ تعالیٰ کی پوری محبت کے بدوں ایک انسان کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کسقدر صحت قلب اور سلیمیت اور تسلیت حضرت ابراہیم کو حاصل تھی جو یکا یک کہتے ہیں میں تجھ سے بیزار ہوں۔ یہ بات بھی خوب طور پر ذہن نشین رہنی چاہئے کہ قرآن کریم کہانیوں کا مجموعہ یا داستانوں کی کتاب نہیں خدا تعالیٰ اپنی پاک اور عزیز کتاب میں بجز عظیم الشان بات کے سوا ذکر نہیں فرماتا جس کے حالات کو یہ کتاب مجید بیان کرتی ہے اس سے اعلیٰ مقصد نہیں ہوتی ابراہیم نے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں ہاں اگر خدا پر ایمان لاؤ تو پھر تمہیں صلح کر دینے کو تیار ہوں اب قوم کو کس جرأت اور دلیری سے کہتے ہیں کہ میں تجھکو اور تیری قوم کو ہلاکت میں دیکھتا ہوں اب سوچو اور دیکھو کہ کیا یہ عظیم الشان قربانی نہیں کہ خود خدا تعالیٰ کے لئے قوم اور عزیزوں سے قطع تعلق کیا جاتا ہے اور ان تمام مفاد اور منافع کو پاؤں میں کچل دیا جاتا ہے جو اس صورت میں کہ ان سے موافقت رہتی پہنچ سکتے تھے۔

دوسری قربانی۔ ایک عظیم الشان طاقت کا مقابلہ ہے۔ کوئی معمولی مقابلہ نہیں۔ ایک زمانہ کے جبار اور منکر سرکش سے مقابلہ ہے۔ ہر ایک کی تاب اور حوصلہ نہیں ہے کہ اس قسم کے مقابلے کیلئے طیار ہو قرآن کریم ہی میں موسیٰ علیہ السلام کا نمونہ دکھایا۔ جب فرعون کیطرف جانے کا حکم ملا۔ تو بول اٹھے **رَبِّ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ** بیشک حد بشریت یہیں تک تھی۔ اور ان کا تقاضا تھا کہ موسیٰ کے منہ سے یہ الفاظ نکلیں۔ لیکن جواب ملتا ہے **قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ**۔ اِنَّا مَعَکُمْ کی آواز نے تمام خوف دور کر دیئے اور پھر وہی اِنِّیْ اَخَافُ کہنے والا موسیٰ کس جرأت اور دلیری سے فرعون کے پاس جا کر بات کرتا ہے کیونکہ تمام نقل و حرکت تمام نشست و برخاست میں اللہ تعالیٰ کی معیت تھی اب یہ نہیں کہ بہ خدا ہی کی ایک آواز تھی جو پھوٹ کر دلیر بن گئی جیسا کہ آجکل کے ناخن کے جھوٹے ریفارمر کہتے ہیں کہ وحی و الہام دل ہی سے پھوٹتا ہے اور دل پر پڑتا ہے کوئی خارجی ہستی اور آواز نہیں۔ نہیں نہیں بلکہ یہ اس مقتدر وجود کی پشت پر بولنے والی آواز تھی جو ایک ہی ایسے اوقات میں قوت بخشتا اور ...

اور اس سے وہ فائدہ اٹھاؤ جس کے لئے وہ آیا ہے خدا تعالیٰ مجھ اور میرے بھائیوں کو توفیق دے کہ اس راستباز کا نمونہ بنیں اور اس قسم کی قربانیوں کی توفیق دے تا کہ اس کے عہد کے وارث بنیں ایسا نہ ہو کہ ہم غافلین میں سمجھے جائیں۔ آمین۔

الحکم کی خاص امداد

ہم نہایت شکر کے ساتھ عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم مالیرکوٹلہ کی اس گرانقدر اعانت کا اظہار کرتے ہیں جو انہوں نے پہلا مستقل طور پر اخبار الحکم کے لئے بعض شرائط پر منظور فرمائی ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میرزا خدا بخش تحصیلدار مالیرکوٹلہ کی مہربانی کے بھی ہم مشکور ہیں جنہوں نے اس امداد میں تحریک فرمائی۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید کر سکتے ہیں کہ اگر اسی طرح پر ہمارے دوسرے احباب کو توجہ ہو گئی اور اس طور پر ایک مستقل امداد کے لئے باہمی تحریک ہوئی۔ تو الحکم کے استقلال اور استحکام کی ایک صورت نکل آئیگی۔ اور پھر ان نقائص کے دور ہونے کی بھی امید ہو سکتی ہے جو اس وقت اس کی ترتیب۔ کاغذ وغیرہ امور کے متعلق ہیں کیونکہ جب مالی مشکلات کا سوال پیش آ جاتا ہے پھر کچھ کرنے دھرتے نہیں بنتی بہرحال ہم نواب صاحب کی علو ہمتی پر ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ (ایڈیٹر)

جزاکم اللہ خیر الجزاء

مندرجہ ذیل فہرست ان احباب کی ہے جنہوں نے اخلاص سے مقدمہ حضرت اقدس پر بطور امداد چندہ ارسال کیا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ چندہ معرفت ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ ممباسہ پہنچا ہے بغرض رسید فہرست ہذا شائع کی جاتی ہے

ایڈیٹر

نام برادر	رقم چندہ
خاکسار رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ	[illegible]
سیٹھ احمد دین صاحب سوداگر	[illegible]
برادر محمد افضل خانصاحب	[illegible]
برادر خواجہ احمد صاحب وارڈ سرونٹ	[illegible]
عمر الدین صاحب حجام	[illegible]
عظیم شاہ صاحب باورچی	[illegible]
مصاحب خانصاحب کمپونڈر	[illegible]
الٰہی بخش صاحب وارڈ سرونٹ	[illegible]
امیر خان صاحب چپڑاسی	[illegible]
خادم حسین صاحب سنگتر	[illegible]
مستری فقیر محمد صاحب	[illegible]
برادر امام دین صاحب باورچی	[illegible]
نادر خان صاحب سارجنٹ پولیس	[illegible]
جواہر صاحب زرگر	[illegible]
محمد الدین صاحب قصاب	[illegible]
عمر الدین ڈریسنگ اسسٹنٹ	[illegible]
غلام احمد صاحب کمپونڈر	[illegible]
محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار	[illegible]
شیخ نور احمد صاحب	[illegible]

میزان کل [illegible]

مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں

ابو عبید قاسم بن سلام کا حال

سلام ہرات کے ایک امیر کا رومی غلام تھا خداوند تعالیٰ نے فرزند غلام کو امام بنایا تھا ابو عبید قاسم نے ابو زید انصاری۔ اصمعی۔ ابو عبیدہ ابن الاعرابی کسائی فراء وغیرہ جیسے کثیر سے جو علم و فضل سے تھا مختلف علوم کا استفادہ کیا تھا۔ اور چھوٹی ہی عمر میں بڑے بڑے آئمہ کی ہم نشینی کا شرف حاصل کر لیا تھا۔ ۱۸ سال کی عمر تھی۔ جب شہر طرطوس کے قاضی مقرر کئے گئے چونکہ

کے قریب اُن کی مصنفہ کتابوں کا پتہ ملتا ہے۔ جو امثال و معانی۔ حدیث و فقہ اور قرآن کریم کے متعلق ہیں کہتے ہیں کہ فن غریب الحدیث میں سب سے پہلے جو کتاب لکھی گئی وہ انکی تصنیف تھی جسکو انہوں نے عبداللہ بن طاہر کے سامنے پیش کیا اُس نے کتاب کو نہایت پسند کیا اور ان کی [illegible] ماہوار تنخواہ مقرر کر دی اور کہا کہ [illegible] فکر معاش میں بھی [illegible] ہے۔ محمد بن وہب کہتے ہیں کہ ابو عبید نے [illegible] غریب الحدیث کو چالیس سال میں تکمیل کو پہنچایا ہوں۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ مجھ کو کوئی نکتہ کتاب میں درج کرنے کے لائق کہیں سے ملگیا۔ اور میں اس کی خوشی میں ساری ساری رات نہیں سویا۔ لیکن اب بعض طالب علم ایسے آتے ہیں کہ اگر چار پانچ مہینے بھی ٹھہر گئے تو سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں بہت ٹھہر گئے

ہلال بن علاء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار شخصوں کو انکے زمانہ میں پیدا کرکے جملہ اہل اسلام پر احسان فرمایا (۱) شافعی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے فقہ کو حدیث سے مرتب کیا (۲) احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ جو خلق قرآن کے مسئلہ میں محنت و مصیبت جھیلتے رہے اور قائم رہے۔ اگر وہ ڈگمگا جاتے تو لوگ کافر ہو جاتے (۳) یحییٰ بن معین جنہوں نے حدیث نبوی سے کذب کو دور کر دیا (۴) ابو عبید قاسم بن سلام جنہوں نے غریب الحدیث کی تفسیر لکھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو لوگ خطا میں پڑ جاتے۔

ابو عبید کی اعلیٰ فضیلت اور حسن سیرت پر مشہور مشہور فاضلوں کے اقوال درج ذیل ہیں۔

(۱) قاضی احمد بن کامل کا قول ہے کہ ابو عبید دیانت میں فاضل ہے۔ اور ان کا علم ربانی ہے یہ علوم اسلامیہ کے مختلف اصناف مثل قراءۃ و فقہ و عربیت و اخبار عرب وغیرہ پر حاوی ہیں۔ وہ ان سب میں صحیح النقل اور حسن الروایت ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کسی شخص نے بھی ان کے دین میں کوئی طعن نکالا ہو۔

(۲) ابراہیم حربی کا قول ہے کہ ابو عبید گویا ایک پہاڑ ہے جس میں روح ڈالی گئی ہے (پہاڑ سے تشبیہ عظمت و وقار میں ہو) ان کی ہر ایک بات پسندیدہ ہے۔

(۳) اسحق بن راہویہ (امام ابن العلاق) کا قول ہے کہ ابو عبید علم میں وسیع اور ادب میں کثیر ہو اور [illegible]

(۴) ثعلب کا قول ہے کہ اگر ابو عبید بنی اسرائیل میں بھی ہوتے تو عجیب ہستی میں ہو [illegible]

ابو بکر بن دینار کہتے ہیں کہ عبید نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے۔ ثلث شب سوتے تھے۔ ثلث شب عبادت کرتے تھے ثلث شب تصنیفات میں۔

آخر عمر میں طرطوس سے بغداد تک سفر کیا۔ اور وہاں سے حج کے لئے مکہ مکرمہ گئے۔ وہاں سے مدینہ منورہ اُن کا اپنا بیان ہے کہ جب میں وہاں سے سفر عراق کا ارادہ کیا تو رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکان میں تشریف فرما ہیں۔ اور حضور کے گرد و پیش صاحب کھڑے ہوئے ہیں لوگ جاتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں اور مصافحہ سے مشرف ہوتے ہیں میں بھی اندر جانے لگا مگر مجھکو حجاب نے روکدیا جسے دریافت کیا کہ تم مجھے کیوں زیارت نبوی سے منع کرتے ہو انہوں نے کہا کہ تجھکو اندر جانیکی اجازت نہ ملیگی اور تو شرف سلام سے مشرف نہ ہوگا۔ کیونکہ تو کل کو عراق جانا چاہتا ہے میں نے کہا اچھا میں عراق نہ جاؤں گا۔ کہ عبید کہ پھر انہوں نے مجھکو اندر جانے کی اجازت دیدی۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام اور مصافحہ سے مشرف ہوا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے خواب بیان کرکے عزم سفر چھوڑ دیا کہتے ہیں کہ اس سے تین یوم کے بعد انکا انتقال مدینہ منورہ میں ہی ہو گیا۔

۱۵۰ھ میں ہرات میں پیدا ہوئے اور محرم ۲۲۴ھ میں انتقال ہوا۔ تصنیفات میں سے کتاب المقصور والممدود اور کتاب المذکر والمؤنث۔ کتاب النسب۔ کتاب الاحداث کتاب ادب القاضی کتاب عدد آی القرآن کتاب الحیض کتاب الاموال نہایت مشہور ہیں۔ ناظرین کو ان کی سیرت سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ قدیم مسلمانوں کے نزدیک معیار شرافت صرف علم سمجھا جاتا تھا اور زر خرید غلام کو امام تسلیم کر لیا جاتا تھا اور اب بھی ہماری ترقی کا آلہ صرف علم ہی ہو سکتا ہے۔

اب تھوڑی جلدیں باقی ہیں

جیسا کہ گذشتہ نمبروں سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا۔ حضرت اقدس مرزا کی ایک **تقریر** اور **مسئلہ وحدت وجود** پر ایک خط کے نام سے شائع کیا تھا اُسکی صرف تھوڑی کاپیاں اب باقی ہیں۔ احباب جسقدر جلدی مناسب سمجھیں منگوالیں قیمت ۲ ہے

آئینہ حق نما جو پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کا ایک فوٹو ہے اسکی تو بہت ہی تھوڑی کاپیاں باقی ہیں اسکی قیمت بھی ۲ ہے چند روز کے بعد پھر ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

دونو رسالے منیجر الحکم سے طلب کرو۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مع الخیر واپس تشریف لائے۔ ہمارے ناظرین انشاء اللہ پھر نئے نئے مضامین خطبہ وغیرہ کے ملاحظہ فرماوینگے

(۲) ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء کو عید الضحیٰ کی نماز حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پڑھائی لاہور گجرات سیالکوٹ امرتسر ملتان مالیر کوٹلہ شاہپور بھیرہ راولپنڈی وغیرہ مقامات سے اکثر احباب علاوہ ان دوستوں کے جو قادیان کے نواح میں سے تشریف لائے ہوئے تھے خطبہ اور دوسرے ضروری کوائف کے ہمراہ اگرچہ انکا نہ چھاپا گیا تو اخبار میں شائع ہوگا۔

(۳) حضرت اقدس بفضلہ تعالیٰ مع کل خاندان کے خوش و خورم ہیں اور مسیح ہندوستان میں اس کے نام سے ایک مبسوط کتاب مسیح علیہ السلام کی ہندوستانی زندگی۔ ہندوستان میں وفات اور ہند ہی میں دفن آمد کے مطالب پر مشتمل لکھ رہے ہیں اردو میں چھپنی شروع ہونیوالی ہے۔ اور انگریزی میں اسکا مسودہ شیخ رحمت اللہ صاحب پروپرائٹر بمبئی ہاؤس لاہور ولایت لے جائینگے جو مئی کے آخر میں تشریف لیجائینگے اور وہاں اس کی اشاعت کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ولایت میں انقلاب عظیم پیدا ہوگا۔

(۴) دار الامان کے احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر روز نئی برکت پاتے ہیں اور اکثر حضرت مسیح موعود سے صبح و شام نئی حیات حاصل کرتے ہیں۔

قرآن کریم کا درس ہر روز حسب معمول ہوتا ہے۔ آج کل پھر قرآن کریم کا درس شروع ہوا ہے۔

۱۵ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے اس مضمون پر کہ اولیاء اللہ کے انکار سے سلب ایمان کیونکر ہوتا ہے مختصر سی تقریر فرمائی جو دوسرے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ شائع کی جاویگی۔

غزل جمالی

دل تیرے ہوتے تو کاہے کو جدائی ہوتی
وہ نہ آتے تھے اگر موت ہی آئی ہوتی

بخت ناساز ہے ہوتا جو سعید اچھا
میری قسمت میں مدینہ کی گدائی ہوتی

گر مدینہ کے پہاڑوں میں کہیں جا مرتا
اس سے بہتر تھا کہ جنت میں رسائی ہوتی

کیا کروں مانع ہجرت ہوئے شہباز عیال
ورنہ در پر ترے دھونی ہی رمائی ہوتی

مرشد در اپنا خواجہ غلام احمد
آپ ہوتے نہ مری عقدہ کشائی ہوتی

ہم بھی اس شیخ جمالی سے رکھتے امید
کچھ تمنا جو کسو کی بھی بر آئی ہوتی

گر جمال کے مقدر میں نہ ہوتا تھا وصال
خواب ہی میں کبھی صورت تو دکھائی ہوتی

اسلام کا خاصہ ہے کہ خدا پر بھروسہ ہوتا ہے۔ مسلمان وہی ہے جو صدقات اور دعا کا قائل ہو۔ عیسائیوں کو اسبات پر یقین نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جسمانی خدا بنالیا ہے۔

انسان کی بڑی خوشی جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور خطرات کیوقت جسے سنبھال لیتی ہے وہ خدا پر بھروسہ ہے اور یہ صرف اسلام ہی کی تعلیم ہے کہ خدا پر بھروسہ کرو۔ (از ملفوظات امام آخر الزمان ۲۰ اپریل ۱۹۰۵ء وقت عصر)

شفاخانہ یونانی حکیم شیخ نظام الدین امرتسر

اے میرے قدردان علم و ہنر — غور سے کیجئے ادھر بھی نظر
ہم بتاتے ہیں آج لعل و گہر — نہ ہے کوئی لاولد مضطر
یعنی ہے حق میں ہر بشر کے پسر — لعل و دُرِّ یتیم سے بڑھکر
جسپہ ہو فضل ایزد داور — کیوں نہ ہوں اس سے بامراد اکثر

اظہار بشارت ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و عبارت اسناد بیشمار سے کہانتک اطمینان کر سکتے ہیں اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیرخواہی عام اور راستبازی سے کام ہے مرد میدان بنکر آئیں شرطیہ دوا آزمائیں جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

معیار صداقت بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے اور شرطیہ میں اقرارنامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے جسکو اسپر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوا لے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ دو۔ صحت کے طالبو!!! اولاد کے آرزومندو!!! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو۔ فضل خدا داد کی منادی ہے۔ عام عبادکبادی ہے۔

اس خادم الاطبا کو ۴۰ سالہ طبیہ تجربات اور فقرائے کاملین دنیا جہان کی خدمات سے ایسے سریع الاثر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات و ممات و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر یہ خدا بخش انگشت کیساں نہ کرو!! بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے اور یہ تو دہی ہوا کی۔ مگر نمبر اول کم مقدور والے صرف خرچ سند جو بی اید (۲) تو گر چند دوا خرچ دو چند سے دو دیں لیجائیں اور مراد دل پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی کا علاوہ خرچ دوا بذریعہ رسید دستخطی۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہو ورنہ واپس لیجائے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دیکر اقرارنامہ آمدنی دو ماہ قید کے بشرط پیدائش نرینہ میعاد معینہ اور اگر سے ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس ہے (۵) زر تقدیر حقہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضامندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں (۶) اسپر بھی اطمینان نہ ہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ۔ جیسا جب اقرار ہو قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرادی۔ شرطیہ اقرارنامہ کے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دینا کسکو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جسکا ثمر نہیں ہاں گمنام وہ بشر ہے کہ جسکا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست ویرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیجکر منگوائے جن کو پھر زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی۔ ان کی تحریریں لاحظہ فرمائے تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا ہر پیکٹ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امرا حسب منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں ۔

قیمت	نام مرض	نمبر	قیمت	نام مرض	نمبر	قیمت	نام مرض	نمبر	قیمت	نام مرض	نمبر
عہ	ٹل اترنا	۲۸	ع	لقوہ	۱۹	عہ	قولنج دردی	۱۰	عہ	جن کے اولاد نہ ہو	۱
عہ	طول و عرض و عمق و واید	۲۹	ع	بھگندر	۲۰	عہ	سوزاک	۱۱	عہ	جنکے اولاد چھوٹی مرجاوے	۲
ع	خضاب سالانہ	۳۰	ع	ناسور	۲۱	ع	سرعت	۱۲	عہ	جسکے لڑکیاں ہیں اولاد نہ ہو	۳
ع	نزلہ و زکام	۳۱	عہ	بواسیر خونی و بادی	۲۲	ع	جریان	۱۳	عہ	جسکا حمل ۳-۴-۵ ماہ کا گر جاوے	۴
ع	تسہیل ولادت	۳۲	عہ	ادھرنگ	۲۳	عہ	غلط کاری	۱۴	عہ	کمزوری	۵
ع	ہیضہ مجرب المجرب	۳۳	عہ	ضیق النفس	۲۴	ع	گٹھیا	۱۵	عہ	مرگی	۶
عہ	بخار تپ و حمی [illegible] دورہ	۳۴	عہ	پیچش	۲۵	عہ	سفیدی آنکھ	۱۶	عہ	تپ دق	۷
عہ	ضعف ہضم	۳۵	عہ	آتشک	۲۶	ع	ضعف بصر	۱۷	عہ	ضعف باہ	۸
ع	سرسام	۳۶	عہ	آتشک کی جلن	۲۷	ع	سبل	۱۸	ع	ضعف جگر	۹

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر ڈیوڑھی چوک [illegible] مون نقدہ

مسٹر انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے - ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا ناخنہ سرخی ابتدائی موتیابند ڈھلکہ پانی جانا خارش وغیرہ مسٹر ڈاکٹر مشہور حکیم بھائی اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ عہ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ عہ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے اشتہار دیکھ کر ضرور بچنا چاہیئے -

المشتہر پروپرائٹر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بھاری شہرت اور مفید دوا ہے - بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بے نظیر اکسیر ہے - آنکھوں سے بہت پانی کا جانا - دھند - سوزش ہر قسم جنکو عموماً ٹکرا کہتے ہیں - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ - بال اور امید کی جھلی کا زخم اور اسکے سبب کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر اجزا نہیں ہر عمر و ہر جنس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے - اصل میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ایم سہانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ [illegible] عمر ۳۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مسماۃ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے - اور پپوٹے پھولے ہوئے تھے آنکھیں عرصہ دو سال سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] سابق پروفیسر [illegible]

۳ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوش ایم بی اسسٹنٹ سرجن [illegible] میڈیکل کالج لاہور [illegible]

۴ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کیلئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے - راقم خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن [illegible] میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو ذیل درج ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے [illegible] بنک میں [illegible] جمع کیا گیا ہے

شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا